شادی بیاہ کے احکام و مسائل (4)

﴿ناچ گانا اور موسیقی کی قباحت﴾

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

موسیقی سے متعلقہ چار آیاتِ قرآنیہ: 3

گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے: 6

نفاق کے دس اثرات: 6

گانے کو درست سمجھنا باعث عذاب ہے: 8

تین بڑے بڑے عذاب: 9

موسیقی اور آلات موسیقی کو مٹانا: 10

موسیقی روح کی نہیں نفس کی غذا ہے: 10

روح اور نفس میں فرق: 11

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ: 11

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا واقعہ: 12

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ: 12

شادی بیاہ پر موسیقی سے بچا جائے: 13

شادی بیاہ پر مجروں سے بچا جائے: 13

موسیقی کی مجلس میں چند حرام کام: 13

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی خوشیاں نصیب فرمائے جن سے وہ خود بھی خوش ہو جائے۔ اور ایسی خوشیوں سے بچائے جن کی وجہ سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ انسان کی زندگی میں آنے والی خوشیوں میں ایک بہت بڑی خوشی شادی بیاہ کی ہوتی ہے۔ اس خوشی کو ایسے گزارنا چاہیے کہ جس سے اللہ خوش ہو جائے کیونکہ مومن کی تو پوری زندگی اللہ کو راضی اور خوش کرنے میں ہی گزرنی چاہیے۔ نہ کہ اللہ کو ناراض کرنے میں۔ لیکن ہمارے ہاں اس خوشی کے موقع پر بھی بہت سارے ایسے کام کیے جاتے ہیں جن سے اللہ ناراض ہوتے ہیں۔ اس میں وہ تمام تر رسومات شامل ہیں جن میں غیر مسلم اقوام کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے کئی بڑے بڑے گناہ کیے جاتے ہیں۔ انہی میں سے ایک یہ ہے کہ شادی بیاہ کے موقع پر موسیقی، ناچ گانا، ڈانس، مجرا کیا جاتا ہے۔ آیئے اس گناہ کی قباحت، نقصان اور اس پر وارد ہونے والی وعیدیں قرآن و سنت کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

موسیقی سے متعلقہ چار آیاتِ قرآنیہ:

1: وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ

سورۃ بنی اسرائیل، رقم الآیۃ:64

ترجمہ: اور (شیطان سے کہا گیا کہ) ان میں سے جن کو تو بہکا سکے ان کو اپنی آواز سے بہکا لے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں: قَالَ مُجَاهِدٌ: بِاللَّهْوِ وَالْغِنَاءِ۔

تفسیر ابن کثیر، تحت آیت ھذہ

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمہ اللہ کی تفسیر کے مطابق آیت میں صوت سے گانا بجانا

اور لہو و لعب مراد ہے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ گانا بجانا شیطان کے بہکانے کا طریقہ ہے۔ جو شخص اس میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ شیطان کے بہکاوے میں آجاتا ہے۔

2: وَ الَّذِیۡنَ لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ

سورۃ الفرقان، رقم الآیۃ: 72

ترجمہ: اور وہ (عباد الرحمٰن) بے ہودہ باتوں میں شریک نہیں ہوتے۔

امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں: عَنۡ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ: اَلزُّوۡرُ اَلۡغِنَاءُ۔

تفسیر احکام القرآن للجصاص، تحت آیت ھذہ

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تفسیر کی مطابق آیت میں الزور سے مراد موسیقی ہے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک اور محبوب بندے موسیقی سے دور رہتے ہیں اور جو موسیقی سے دور نہیں رہتے بلکہ اس کے دلدادہ بنے پھرتے ہیں وہ کسی صورت اللہ کے محبوب بندے نہیں بن سکتے۔

3: وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَہۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ٭ۖ وَّ یَتَّخِذَہَا ہُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ﴿۶﴾

سورۃ لقمٰن، رقم الآیۃ: 6

ترجمہ: اور کچھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ سے غافل کر دینے والی باتوں کے خریدار بنتے ہیں تا کہ ان کے ذریعے بغیر علم کے لوگوں کو اللہ کے راستے سے بہکائیں اور اس کا مذاق اڑائیں ان لوگوں کو ایسا عذاب دیا جائے گا جو ان کو ذلیل کر دے گا۔

مفتی بغداد امام محمود بن عبد اللہ آلوسی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں: عَنۡ أَبِي الصَّهۡبَاءِ قَالَ سَأَلۡتُ عَبۡدَ اللهِ بۡنَ مَسۡعُوۡدٍ عَنۡ قَوۡلِه تَعَالٰی: وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَشۡتَرِی لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ قَالَ: هُوَ وَاللهِ اَلۡغِنَاءُ۔

تفسیر روح المعانی، تحت آیت ھذہ

ترجمہ: امام ابو الصہباء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سورۃ لقمٰن کی مذکورہ آیت کی تفسیر کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے قسم اٹھا کر فرمایا کہ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ سے مراد گانا (موسیقی) ہے۔

فائدہ: مکہ مکرمہ کا ایک تاجر نضر بن حارث جو اپنی تجارت کے لئے غیر ملکوں کا سفر کیا کرتا تھا، ایران سے وہاں کے بادشاہوں کے قصوں پر مشتمل کتابیں خرید لایا اور بعض روایات میں ہے کہ وہ وہاں سے ایک گانے والی کنیز بھی خرید کر لایا۔ جس کے ذریعے وہ لوگوں کو قرآن سے دور کرتا تھا معلوم ہوا کہ موسیقی قرآن سے دور کرنے کا وہ حربہ ہے جو مشرکین نے اہل اسلام کے خلاف استعمال کیا۔

4: اَفَمِنۡ هٰذَا الۡحَدِيۡثِ تَعۡجَبُوۡنَ ۙ﴿۵۹﴾ وَ تَضۡحَكُوۡنَ وَ لَا تَبۡكُوۡنَ ۙ﴿۶۰﴾ وَ اَنۡتُمۡ سٰمِدُوۡنَ ﴿۶۱﴾

سورۃ النجم، رقم الآیات: 59 تا 61

ترجمہ: کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو؟ اور اس کا مذاق اڑاتے ہوئے ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور تم تکبر کرتے ہو۔

امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں: وجماعة عن ابن عباس أنه قال: هو الغناء باليمانية وكانوا إذا سمعوا القرآن غنوا تشاغلا عنه۔

تفسیر احکام القرآن للجصاص، تحت آیت ھذہ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مفسرین کرام کی ایک جماعت اس آیت کی یہی تفسیر نقل کرتی ہے کہ یمانی زبان میں سمود سے مراد گانا ہے مشرکین جب قرآن کی آواز سنتے تو بیزاری کا اظہار کرنے کے لیے گانا شروع کر دیتے تھے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ گانا کا اصل مقصد ہی قرآن سے دوری پیدا کرنا ہے اگرچہ مسلمان اس نیت سے نہ بھی سنے تب بھی اس کے اثرات اتنے برے پڑتے ہیں کہ وہ اعتقادی طور پر قرآن پر ایمان لانے کے باوجود قرآن سے دور ہی رہتا ہے۔

گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ.

سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:4929

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے

فائدہ: حدیث مبارک میں جس نفاق کا تذکرہ ہے اس سے وہ اعتقادی نفاق مراد نہیں جو کفر کی بدترین صورت ہے بلکہ اس سے مراد وہ اثرات ہیں جو ایک منافق میں پائے جاتے ہیں۔

نفاق کے دس اثرات:

1: منافق شخص میں قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے کا جذبہ بھی ختم ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح جو شخص گانا گاتا ہے یا گانوں کو سنتا ہے اس کے دل سے بھی قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے تاوقتیکہ وہ

توبہ کرلے۔

:2 منافق شخص قرآنی احکامات کی خلاف ورزی کو معمولی تصور کرتا ہے بالکل اسی طرح جو شخص گانا گاتا ہے یا گانوں کو سنتا ہے وہ بھی قرآنی احکامات کی خلاف ورزی اور گناہوں کو معمولی سمجھتا ہے۔

:3 منافق شخص جیسا نظر آتا ہے ویسا نہیں ہوتا بالکل اسی طرح جو شخص گانا گاتا ہے یا گانوں کو سنتا ہے وہ ظاہراًعبادات وغیرہ کرتا بھی ہو تب بھی وہ جیسا نیک نظر آتا ہے ویسا ہوتا نہیں۔ وہ اپنی عبادات سے ظاہر تو یہ کرتا ہے کہ اسے اللہ کی محبت اور آخرت کی فکر ہے جبکہ اس کے دل میں دنیا کی محبت، نفسانی شہوات اور آخرت سے بے فکری پائی جاتی ہے۔

:4 منافق شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتا یہاں تک کہ جو چیزیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ناپسندیدہ بلکہ انتہائی قابل نفرت ہوتی ہیں وہ ان کو اختیار کرلیتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص گانا گاتا ہے یا گانوں کو سنتا ہے وہ بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی والی چیز موسیقی کے حرام اور باعث عذاب ہونے کی پرواہ نہیں کرتا۔

:5 منافق شخص کو عبادات میں لطف نہیں آتا اور اس پر عبادات گراں گزرتی ہیں بالکل اسی طرح جو شخص گانا گاتا ہے یا گانوں کو سنتا ہے اسے بھی عبادات میں لطف نہیں آتا، اور عبادات کو گراں سمجھتا ہے۔

:6 منافق شخص کو ہر وقت گناہوں کی طرف رغبت رہتی ہے بالکل اسی طرح جو شخص گانا گاتا ہے یا گانوں کو سنتا ہے اسے بھی ہر وقت گناہوں کی رغبت

رہتی ہے۔

7: منافق شخص اپنے برے کام کو بھی اچھا سمجھ رہا ہوتا ہے بالکل اسی طرح جو شخص گانا گاتا ہے یا گانوں کو سنتا ہے وہ بھی اپنے گناہوں پر اچھا لیبل لگانے کی کوشش میں رہتا ہے مثلاً یہ کہتا ہے کہ میں گانا اس لیے سنتا ہوں تاکہ دل نرم ہو، غم ہلکا ہو حالانکہ اس سے دل مردہ ہوتا ہے۔

8: منافق شخص ایمان میں شبہات پیدا کر کے لوگوں میں فتنے میں ڈالتا ہے بالکل اسی طرح جو شخص گانا گاتا ہے یا گانوں کو سنتا ہے یہ بھی عفت و پاکدامنی کے خلاف شہوات پیدا کر کے لوگوں کو فتنے میں ڈالتا ہے۔

9: منافق شخص دین کے غلبے سے خوفزدہ ہوتا ہے کہ کہیں وہ تہدیدی احکامات کی زد میں نہ آجائے بالکل اسی طرح جو شخص گانا گاتا ہے یا گانوں کو سنتا ہے وہ بھی دین کے غلبے سے خوفزدہ رہتا ہے کہ کہیں موسیقی کی مجالس میں ہونے والے دیگر گناہوں (شراب وزنا) کی وجہ سے میں بھی شرعی سزاؤں کا مستحق نہ قرار پاؤں۔

10: منافق شخص دین کی تعلیم و تعلم اور فہم و تفہیم سے محروم رہتا ہے بالکل اسی طرح جو شخص گانا گاتا ہے یا گانوں کو سنتا ہے وہ بھی دینی تعلیم و تعلم اور فہم و تفہیم سے محروم رہتا ہے۔

گانے کو درست سمجھنا باعث عذاب ہے:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاللهِ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ

وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث: 5590

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن غنم اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابو عامر رضی اللہ عنہ یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے اور اللہ کی قسم انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا۔ کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانوں باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

فائدہ: یہ قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں کہ بعض لوگ گناہوں کا نام بدل کر انہیں کیا کریں گے گناہوں کو "وقت کی ضرورت" کہہ کر کیا کریں گے اور ان کے نام بدل دیں گے۔

تین بڑے بڑے عذاب:

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَتٰى ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث: 2212

ترجمہ: حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت میں بھی زمین میں دھنس جانے، شکلوں کے بگڑ جانے اور پتھروں کی بارش والے عذاب نازل ہوں گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایسے

واقعات کب رونما ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گانے والی عورتوں گانوں کا عام رواج ہو جائے گا کثرت سے شرابیں پی جائیں گی۔

موسیقی اور آلات موسیقی کو مٹانا:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي هُدًى وَرَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَأَمَرَنِي بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيرِ۔

مسند ابی داود الطیالسی، رقم الحدیث:1230

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے (باعث) ہدایت اور (سراپا) رحمت بنا کر بھیجا اور مجھے اس بات کا حکم دیا ہے کہ موسیقی اور آلاتِ موسیقی کو مٹا دوں۔

موسیقی روح کی نہیں نفس کی غذا ہے:

آج ایک طبقہ موسیقی کو روح کی غذا کہتا ہے حالانکہ غذا کا صحیح مفہوم تو یہ ہے کہ جسے استعمال کرنے سے بدن کی نشوونما ہو سکے اور بھوک و پیاس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ وہ فرحت بخش بھی ہو۔ جیسے انسان کی غذا گندم، سبزیاں، گوشت اور پھل فروٹ ہوتے ہیں نہ کہ بھوسہ، چارہ، کیڑے مکوڑے اور شراب، افیون اور بھنگ وغیرہ۔ اگرچہ یہ چیزیں منہ کے ذریعے انسان کے بدن میں داخل ہو جاتی ہیں لیکن انہیں کسی طور پر بھی غذا نہیں کہا جاتا بلکہ یہ بدن انسانی کے لیے انتہائی مضر چیزیں ہیں۔ بالکل یہی حال موسیقی کا ہے کہ یہ کانوں کے ذریعہ نفس تک پہنچ تو جاتی ہے لیکن اس سے بظاہر حاصل ہونے والی فرحت شراب اور افیون کی طرح انتہائی نقصان دہ ہے۔ اسے لیے اسے روح کی

نہیں بلکہ نفس کی غذا کہنا چاہیے۔

روح اور نفس میں فرق:

روح کی دو قسمیں ہیں ایک طبعی اور دوسری ملکوتی۔ طبعی روح فطرتی تقاضوں (کھانا، پینا، سونا، جاگنا، اختلاط) پر ابھارتی ہے۔ اور ان کی تکمیل سے خوش ہوتی ہے۔ یہ روح انسانوں اور جانوروں سب میں پائی جاتی ہے۔ اسی کو نفس بھی کہتے ہیں۔ اور دوسری ملکوتی جو صرف انسان کا خاصہ ہے، اسی کا تعلق عالم بالا سے ہوتا ہے یہ محبت و شفقت، جود و کرم، صدق و عدالت اور ذکر الٰہی سے خوش ہوتی ہے۔ موسیقی اس روح کی قطعاً غذا نہیں بلکہ اس کے لیے زہر قاتل ہے اور جس کے لیے غذا ہے وہ درحقیقت روح ہے ہی نہیں بلکہ نفس ہے جس میں انسان اور حیوان سب برابر ہیں۔

آج ہمارے ہاں شادی بیاہ کے موقع پر موسیقی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ حالانکہ گانے والوں اور گانے والیوں کو اپنی مجلسوں سے نکال دینے کا طریقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چلا آرہا ہے۔ چند واقعات پیش خدمت ہیں:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ:

ایک مرتبہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی کے گھر گئیں، جن کی کچھ بچیاں کسی تکلیف میں مبتلا تھیں آپ بچوں کے پاس پہنچیں تو

فَرَأَتْهُ يَتَغَنَّى وَيُحَرِّكُ رَأْسَهُ طَرَبًا وَكَانَ ذَا شَعْرٍ كَثِيرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أُفٍّ شَيْطَانٌ أَخْرِجُوهُ أَخْرِجُوهُ فَأَخْرَجُوهُ.

سنن الکبریٰ للبیہقی، رقم الحدیث:21539

دیکھا کہ ان کا دل بہلانے کے لئے ایک گانا گانے والا وہاں موجود ہے،

جس کے بڑے بڑے بال ہیں اور خوب جھوم جھوم کر گا رہا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فوراً اس شخص کو گھر سے نکالنے کا حکم دیا اور فرمایا: اف! اس شیطان کو نکالو اس شیطان کو نکالو۔ چنانچہ گھر والوں نے اسے وہاں سے نکال دیا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

أن رجلا دعا ابن مسعود إلى وليمة فلما جاء ليدخل سمع لهوا فلم يدخل فقيل له فقال إني سمعت رسول الله يقول ...ومن رضى عمل قوم كان شريك من عمل به

المقاصد الحسنة للسخاوی، رقم الحدیث: 1170

ترجمہ: ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو (شادی کے موقع پر) دعوت ولیمہ دی، آپ تشریف لے گئے وہاں پہنچے تو دیکھا کہ گانے کی آواز آ رہی ہے آپ وہیں رک گئے اور اس مجلس میں شریک نہیں ہوئے، پوچھا گیا کہ کیا بات ہے آپ رک کیوں گئے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص کسی قوم کے عمل پر راضی ہو جائے تو وہ بھی اس عمل میں ان کا شریک شمار ہو گا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے بارے میں یحییٰ بن اُسید رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ جب انہیں کسی ولیمہ کی دعوت میں بلایا جاتا تو میزبان سے پہلے ہی پوچھ لیتے کہ وہاں پر گانا باجا تو نہیں ہو گا اگر وہ جواب دیتا کہ ہاں موسیقی کا انتظام ہو گا تو آپ رحمہ اللہ اس سے فرماتے:

لادعوة ولانعمة عين۔ اس دعوت کی کوئی حیثیت نہیں اور نہ ہی یہ

باعث برکت وسکون ہے۔

مواہب الجلیل، ج2 ص8

شادی بیاہ پر موسیقی سے بچا جائے:

عام طور پر جب شادی کے موقع ہوتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ شادی خوشی کا موقع ہے کون سی روز روز ہوتی ہے اس لیے تفریح طبع کے طور پر گانا بجانا اور موسیقی کا بندوبست کر لینے سے کچھ نہیں ہوتا۔

شادی بیاہ پر مجروں سے بچا جائے:

اس موقع پر مجرا کرایا جاتا ہے جس میں اخلاق باختہ مناظر ہوتے ہیں اور لوگ اسے دیکھ کر لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں۔

موسیقی کی مجلس میں چند حرام کام:

- موسیقی حرام
- غیر محرم کو دیکھنا حرام
- شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام
- مال کو حرام کاموں میں خرچ کرنا حرام
- مرد وخواتین کا بے پردگی کے ماحول میں مخلوط اجتماع

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

محمد الیاس گھمن

پیر، 20 دسمبر، 2021ء